نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ مع محصول لے

نمبر ۶ جلد ۴ | لودیانہ ۱۰ فروری ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

میں گاتا ہوں دل سے مسیح کی تعریف | ذات اُسکی بزرگ ہی نام اُسکا شریف
محبت سے اُس کی میں ہوا مغلوب | بس میرا محبوب ہی مسیح مصلوب
مسیحا مصلوب ای مصیبت کے مرد | درد تیرے پر سوچنے سے مجھے ہی درد
ہر تیری صلیب سے نجات ہی مطلوب | تو میرا محبوب ہی مسیحا مصلوب

نورافشاں

افواہاً مشہور ہوا تھا کہ چند دن ہوئے کہ ایک بہت ہی بڑا غدر قلات میں ہوگیا سو یہہ بات درست ہی یعنے ایک شخص نورالدین منگل نامی جو لسن بیلہ کو ایک مدت سے تھلکہ میں ڈالے ہوئے ہی اُسکا مقابلہ خان قلات کی فوج سے ہوگیا تھا۔ بروقت جنگ کے یہہ شخص مارا گیا خیر اگر مارا بھی گیا تب بھی قلات میں امن نہیں ہوسکتا ہی علاوہ اسکے کپتان سنڈیمن صاحب سرکار کیجانب سے بطور سفیر کے قلات میں گئے ہیں۔ یہہ صاحب واسطے دریافت کرنے اسبات کے کہ کیا وجہ ہی کہ گھاٹی بولن بند ہی اور تجارت کی آمد نہیں ہوسکتی ہی۔ اور اُن سے یہہ بھی کہدیا ہی کہ جہاں تک ہوسکے وہاں تک اِس راستے کو جاری کرادیں اور براہ تھل اور چھوٹیالی گھاٹی ہوکر یہہ راستہ بھی دریافت کریں اور ڈیرہ غازیخان کا بھی راستہ جاری کریں اور جو نااتفاقی رئیسوں میں ہی اُسکا فیصلہ کریں +

ہمارے نزدیک یہہ بات نہایت مشکل ہی اور افسران سرکاری یہہ بھی جانتے ہیں کہ وہاں سرکاری فوج بھیجنی چاہئے مگر ہم

گورنمنٹ کی یہہ رائے ہو کہ قلات میں مداخلت سرکار کو نہیں کرنا چاہئے اور اُسکو اُسیطرح سے رکھنا چاہئے جیسے کہ کابل و کاشغر ہیں جو لوگ چاہتے ہیں کہ فوج بھیجی جاوے اُنکو چاہئے کہ خان اور اُنکی رعایا کو ایسی صلاح دیں کہ وہ سرحد میں اگر فساد برپا کریں بس اُسوقت اگر فوج کشی ہو تو بیجا نہیں ہو لیکن سرکار کے پاس تو ایک ایسا عہدنامہ ہو جسکے باعث سے سرکار کو اختیار ہو کہ آج قلات پر قبضہ کرے

جو تہنیت نامہ حضور پرنس آف ویلز بہادر کی خدمت میں پنجاب کے عیسائیوں کی طرف سے مقام امرتسر میں پیش ہوا تھا اُسکے جواب میں فقرات ذیل شہزادہ صاحب بہادر کے اعظم سکرٹری نے حضور ممدوح کے ارشاد بموجب تحریر فرماکر پادری رابرٹ کلارک صاحب ایم اے اور پادری ہیوز صاحب کے ذریعہ سے ارسال فرمائے ہیں ✣

ای صاحبان یعنے پادری رابرٹ کلارک صاحب ایم اے و پادری ہیوز صاحب امرتسر شاہزادہ صاحب نے مجھے ہدایت کی ہو کہ آپ سے درخواست کروں کہ آپ کنور ہرنام سنگھ صاحب اہلووالیہ کپورتھلہ برادر حقیقی راجہ صاحب بہادر والئی حال ریاست کپورتھلہ اور پروفیسر رام چندر صاحب دہلوی ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن راجہ پٹیالہ اور منشی عبد اللہ آتھم صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر انبالہ اور دوسرے پنجاب کے دیسی عیسائیوں سے جنہوں نے ایڈریس پر جو شاہزادہ صاحب کے حضور میں اُنکی معرفت امرتسر میں پیش ہوئی تھی دستخط کئے تھے کہدیں کہ شاہزادہ صاحب اُنکی خیرخواہی اور استقبال کیواسطے مشکور ہیں اور نیز شاہزادہ صاحب اُنکے سُننے سے کہ وے شکرگذاری کے ساتھ اُن برکتوں کا جو اُنکو انگریزی سلطنت سے حاصل ہیں قدر کرتے ہیں بہت خوش ہوئے - مجھے اُنکی طرف اسبات کے کہنے کی بھی ہدایت ہو کہ جبل

کے ترجمے اُردو و فارسی پنجابی افغانی جو ایڈریس کے ساتھ ملے ہیں اُنکو شاہزادہ صاحب نے بڑی خوشی سے قبول کیا ہو ✣

میں ہوں آپ معزز صاحبونکا فرمان بردار ایف آئی ڈبلیو فریر ✣

اُوڈیسہ سے بذریعہ تار برقی خبر آئی کہ عموماً اضلاع ترکی روم خصوصاً ایشیا مائنر میں قحط کے باعث نہایت خرابی ہو رہی ہو - اُدھر پیشگی ٹیکس کا وصول ہونا لوگوں کے دلوں میں دُکھ اور درد پیدا کر رہا ہو - اُدھر صوبجات ہرزیگوینا اور بوسینا کی بغاوت نے سلطان کو فکر و تردد میں ڈال رکھا ہو ✣

روم میں قحط تو عرصہ سے پڑا ہوا ہو جسکے باعث رعایا نہایت غریب اور فاقہ کش ہو رہی تھی مگر زیادتی ٹیکس نے اور بھی لوگونکو تنگ کر دیا ہو ✣

جو لوگ یہہ کہتے ہیں کہ سلطان روم بہبودی رعایا میں مصروف ہو اور انتظام جدید کیواسطے دیگر شاہان سے وعدہ کرتا ہو اُنکو ذرا خیال کرنا چاہئے کہ اُدھر تو رعایا کو قحط نے حیران کیا سلطان صاحب نے یہہ بہبودی سوچی کہ رعایا پر ٹیکس بھاری لگایا جاوے اور پیشگی وصول کیا جاوے شاید اِس قحط کا اثر سلطان پر بھی پڑا ہوگا ✣ رعایا کی بہبودی کوئی گورنمنٹ انگلشیہ سے سیکھ لے دیکھو قحط بنگال کا سامنا گورنمنٹ نے کسطرح کیا اور رعایا کو کس طرح رکھا - تاریکی اور روشنی میں بہت فرق ہو اگر روم میں بھی خدا کے جلال کی روشنی ہوتی تو وہاں کی رعایا یوں خستہ و خراب نہ ہوتی ✣

قصہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا ہفتہ آئندہ سے شروع ہوگا باعث اس توقف کا یہہ ہوا کہ قصہ مذکور کے مصنف جناب ہمارے تھے اُمید کہ ناظرین یہہ عذر ہمارا قبول فرماوینگے ✣

مسدس

من تصنیف منشی علم الدین شہباز کائی گشت بٹالہ

ہو تیری پاک ذات یا اللہ — تو ہی کونین کا خدائے اللہ
تو جو تھا اور جو ہی تو ہی ہوگا — نام ہی تیرا الفاد اُسکا -

اشہد ان لا الا اللہ
ہو شفیع میرا عیسیٰ ابن اللہ

ذات اقدس میں ای خدائے وحید — ہو جو تثلیث پاک فی التوحید
باپ و ابن اور روح قدس مجید — ہو میرے اعتقاد کی تمہید -

اشہد ان لا الا اللہ
ہو شفیع میرا عیسےٰ ابن اللہ

کیا یہہ انسان ای میرے غفار — سمجھیگا تیری ذات کے اسرار
ہاں مگر جب کرے تو ہی اظہار — تب تو کہہ سکتا ہو پکار پکار

اشہد ان لا الا اللہ
ہو شفیع میرا عیسےٰ ابن اللہ

دیکھتے ہیں یہہ ہم جو ارض و سما — ایک عالم ہو اس آفرینش کا -
عقل انسان میں سمائی کیا — یہہ تیرے علم کا ہو اک قطرہ -

اشہد ان لا الا اللہ
ہو شفیع میرا عیسےٰ ابن اللہ

تین میں ذات میں تیرے اقنوم — بھید جنکا ہو بسکہ نا مفہوم
عقل ناقص کریگی کیا معلوم — تو ہی عالم میں ہر جگہ ہو موجود

اشہد ان لا الا اللہ
ہو شفیع میرا عیسےٰ ابن اللہ

ساری دنیا کا ہو تو ہی معبود — تیرے آگے فرشتے سر بسجود
لشکروں کا ہو تو خدا محمود - — تجھ ہی سے روح پاک کا ہو ورود

اشہد ان لا الا اللہ
ہو شفیع میرا عیسےٰ ابن اللہ

یہہ فلک اور قوت فلکی - — اور یہہ ارض اور قوت ارضی

تجھ ہی کو ہیں پکارتے سب ہی   پاک قدوس رب لایزلی

اشہدان لاالاالاالله
ہی شفیع میرا عیسے ابن الله

آسمان اور زمین میں معمور   تیری عظمت کے رعب اے نور
گرد بین منہہ کو ڈھانپیں بز حضور   ہی اکیلا تو ہی خدا غیور

اشہدان لاالاالاالله
ہی شفیع میرا عیسے ابن الله

انبیا و رسول یکدل ہو   اور پیغمبران نیکوئی خو
تیرے شہدائے نامدار ہیں جو   الغرض سب کے سب ہیں گرگو-

اشہدان لاالاالاالله
ہی شفیع میرا عیسے ابن الله

باپ بیحد ہی دبدبہ تیرا   تیرا بیٹا حقیقی اکلوتا-
نہیں کوئی بزرگ ہی اُس سا   پاک روح بھی طمانیت افزا

اشہدان لاالاالاالله
ہی شفیع میرا عیسے ابن الله

پیارے عیسیٰ تو ہی ہی شاہ جلال   بیٹا ازلی ہی باپ کا بکمال
بکے انسان کھولا راہ وصال   نفرت جسم کا کیا نہ خیال

اشہدان لاالاالاالله
ہی شفیع میرا عیسے ابن الله

سختئ موت پر تو غالب ہو   کچلا ایڑی تلے ہی شیطاں کو
کھولا لا بہشت کے رہ کو   تاکہ ایماندار داخل ہو-

اشہدان لاالاالاالله
ہی شفیع میرا عیسے ابن الله

اے مسیح ہمکو ہی یقین اسکا   تو پھر انصاف کرنے آویگا
اسلئے ہم یہہ مانگتے ہیں دعا   اپنے بندوں کی کر مدد اے خدا

اشہدان لاالاالاالله
ہی شفیع میرا عیسے ابن الله

قیمتی خون جو بہایا ہی-   ہمیں زندان سے چھڑایا ہی-
سر سے بار گنہ ہٹایا ہی-   کر مدد گر ہمیں بچایا ہی-

اشہدان لاالاالاالله
ہی شفیع میرا عیسے ابن الله

اپنے بندوں پہ ہو رحیم خدا   اور اُنہیں تو مقدسوں میں ملا
دے تو ابدی جلال کا حصہ   سارے خوف و خطرے ہمکو بچا

اشہدان لاالاالاالله
ہی شفیع میرا عیسے ابن الله

اپنی میراث میں تو برکت دے   اپنے راہ کی ہمیں ہدایت دے
سرفرازی و ابدی عظمت دے   عشق دے اپنا اور محبت دے

اشہدان لاالاالاالله
ہی شفیع میرا عیسے ابن الله

بندگی و عبادت و توصیف   تیری ہر روز ہوتی ہی تعریف
ہی گناہوں سے سخت ہی تکلیف   ہمیں ان سے بچا مسیح شریف

اشہدان لاالاالاالله
ہی شفیع میرا عیسے ابن الله

اے خداوند رحم کر مجھپر   اپنی رحمت تو مجھہ پہ نازل کر
ہی بھروسا میرا فقط تجھپر   مجھے نادم نہ کر میرے قادر

اشہدان لاالاالاالله
ہی شفیع میرا عیسے ابن الله

شکر یارب ہی تیرا ہزار ہزار-   تھا یہہ شہباز بندۂ ناچار
سر سے اُسکے اُتارا تونے بار   کیوں نہ پھر یہہ کہے پکار پکار

اشہدان لاالاالاالله
ہی شفیع میرا عیسے ابن الله

ایک بیہودہ رائے کی تردید

عادت جبلی کا ہٹانا اور بد عادت کا چھوڑنا ہر ایک کا کام نہیں ہی بلکہ جس کو بد عادت کا تھوڑا سا بھی مزا پڑ جاتا ہی تو بد کو نیک تصور کرنے لگتا ہی اور یہاں تک غرق ہو جاتا ہی کہ ہرگز اُسکو بدی اور نیکی کی تمیز نہیں رہتی ہی +

جس شخص کے دلمیں یہہ بیٹھہ جاتا ہی کہ میرے موافق اور میری عقل کے برابر دوسرے کی عقل پاسنگ ہی وہ ہمیشہ تحریر میں تقریر میں ہر یک سے نوک جھوک کرتا رہتا ہی یہاں تک کہ اگر وہ کسیکا نام سنتا ہی توفی الفور یہہ ہی کہتا ہی کہ اُسمیں یہہ عیب ہی حالانکہ اُسکو اُسنے کبھی نظر سے دیکھا بھی نہ ہو ہماری رائے میں ایسے لوگ اور اُنکی رائیں ہمیشہ ذلیل اور لایق اعتبار کی نہیں ہوتیں +

پس جنکی رائیں ایسی ہیں تو اُنکو کیا فائدہ ہی کہ ایسی دلیری اور بیخوفی سے کچھہ لکھہ ماریں اور اپنے آپکو ناحق رسوا و بدنام کرائیں+ اس تمہید کا مدعا اور مطلب یہہ ہی کہ جب بعض بعض ہندوستانی اخبار والوں نے یہہ خبر سنی کہ جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب گورنر جنرل کشور ہند اپنے عہدہ سے استعفا دینگے تو اُنکی جگہہ جناب لارڈ لٹن صاحب گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہونگے یہہ سنتے ہی ایسی عادت والے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی جھٹ بول اُٹھے کہ یہہ صاحب بہادر تو بڑے شاعر ہیں اور فن ناٹک میں بڑی دسترس رکھتے ہیں ہندوستان کے شاعروں کو مژدہ ہو کہ اُنکے معاون آتے ہیں جو شخص فن ناٹک میں دستگاہ کامل رکھتا ہوگا وہ کیونکر ملکی انتظام کریگا +

جب ہمنے یہہ رائے دیکھی تو یہہ ہی دل نے چاہا کہ ابھی اسکی تردید پر قلم اُٹھاویں اور دکھلاویں کہ جناب لارڈ لٹن صاحب نے شروع سے کیسے کیسے انتظام مالی و ملکی کئے ہیں سو اسواسطے ہم اُنکی کارگذاری بطور سوانح عمر کے ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ منہہ پھٹ آدمی اسکو دیکھکر جانلے کہ کیسے گورنر جنرل ہندوستان پر حکومت کرینگے +

اگرچہ ہم پہلے مجمل طور پر لکھہ چکے ہیں مگر تردید کے واسطے ہمکو مفصل حال لکھنا پڑا سو وہ یہہ ہی کہ جناب لارڈ لٹن صاحب بہادر ۸ نومبر ۱۸۳۱ء میں پیدا ہوئے اُنہوں نے پہلے

توخانگی طور پر مدرسوں سے تعلیم پائی پھر مدرسہ ہارو میں داخل ہوئے۔ بعد ازاں بعد شہر بان واقع جرمنی میں پڑھتے رہے جہاں پر خصوصاً جدید زبانوں کا مطالعہ کیا۔ ۱۸ برس کی عمر میں ڈپلومیٹک سروس میں سرکاری نوکر ہوئے +

۱۰ اکتوبر ۱۸۴۹ء میں بعہدہ اٹیچی واشنگٹن میں مقرر ہوئے جہاں انکا چچا سر ہنری بلور صاحب اور لارڈ ڈوڈنگ صاحب سفیر تھے یہہ بھی انکے پرائیویٹ سکرٹری مقرر ہوئے ۵ فروری ۱۸۵۲ء کو عہدہ اٹیچی سے عہدہ فلارنس پر ترقی پائی۔ ۱۲ اگست ۱۸۵۲ء میں سفیر پارس مقرر تھے وہاں سے بعد کرنے عہدہ پیمان صلح کے جو ۱۸۵۶ء میں ہوئے تھے ترقی پاکر مقام ہاگ میں اٹیچی گئے گئے دو برس بعد یکم اپریل ۱۸۵۸ء میں سنیٹ پیٹرزبرگ کے اٹیچی درجہ اول مقرر ہوئے اور دو ماہ بعد قسطنطنیہ کے اٹیچی کئے گئے +

جنوری ۱۸۵۹ء کو مقام وینا کو تبدیل ہوئے وہاں سے سرویا کی ایک جلیل القدر معتبر جواب دہی کے عہدہ پر ممتاز ہوئے۔ فروری سے ۱۰ مارچ تک بلگریڈ کے قایم مقام کونسل جنرل مقرر ہوئے۔ علاوہ اسکے واسطے رفع کرنے اُن تنازعات کے جو درمیان روم اور سرویا کے بڑھتی جاتی تھیں ایک خاص مشن پر مقرر ہوکے تشریف لے گئے جسکے انتظام کے صلہ میں یکم اکتوبر ۱۸۶۲ء کو ڈپلومیٹک ڈپارٹمنٹ کے سکرٹری دوم جناب ملکہ معظمہ کے ہوکر وینا کو تشریف لے گئے۔ تھوڑے عرصہ بعد جنوری ۱۸۶۳ء کو سکرٹری آف لیگیشن ہوکر قسطنطنیہ میں بھیجے گئے۔ پھر اُسی عہدہ پر ایتھنی میں جہاں سے اپریل ۱۸۶۴ء کی ۴ تاریخ کو لزبن کو تبدیل ہوئے ۲۹ فروری ۱۸۶۵ء کو بعد عہد و پیمان کرانے درمیان اسٹریا اور انگلستان کے میڈرڈ کو تبدیل ہوئے چھ ماہ کے بعد سفارت وینا کے سکرٹری کئے گئے وہاں سے ۱۵ اکتوبر ۱۸۷۲ء کو سفارت فارس کے سکرٹری ہوکر بھیجے گئے۔ تین ماہ کے بعد جبکہ ۱۸ جنوری ۱۸۷۳ء کو انکے والد نے وفات پائی انکو سیکنڈ بیرن لٹن کا خطاب ملا اُسی سال میں دو دفعہ چارج آف افیئرز پارس میں مقرر ہوئے۔ اور ہر موقع پر بوقت غیر حاضری سفیر کے وزیر ملکی پوری مقرر ہوتے رہے۔ لارڈ لٹن صاحب نے اوّل ہی مرتبہ ۲۴ برس کی عمر میں ایک رسالہ تصنیف کیا جس سے اُنکی ذہانت و متانت اور ہوشیاری ثابت ہے۔ دوسری کتاب ۱۸۵۹ء میں تصنیف کی جسکا نام وانڈرر ہے +

دسمبر ۱۸۷۴ء میں ملکہ معظمہ کیطرف سے لزبن کے سفیر مقرر ہوئے اور ماہ مئی ۱۸۷۵ء بوقوع وفات لارڈ ہوبرٹ صاحب اُنکے واسطے گورنری مدراس کی تجویز ہوئی +

اس سوانح عمری و کارگذاری پر جب ہم غور کرتے ہیں تو صاف یہہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ حضور ممدوح نہایت جفاکش اور محنتی آدمی ہیں ہندوستان میں آن کر ضرور عمدہ کام کرینگے +

جیسے بعض لوگوں نے جناب لارڈ لٹن صاحب کے تقرر پر نکتہ چینی کری ہے اسیطرح جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب گورنر جنرل کشور ہند حال کے تقرر کے وقت نکتہ چینی کری تھی یعنے یہہ کہا تھا کہ لارڈ نارتھ بروک صاحب ایک امیر کبیر آدمی ہیں انکو ملازمت کی کچھ پرواہ نہیں ہے اور جس شخص کو ملازمت کا خیال نہیں وہ کام بھی اپنے عہدے کا لاپروائی سے کیا کرتا ہے سو اس قول کے رد کرنے کے واسطے ہم جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر کے وے کام کہ جنسے رعایا ہند و گورنمنٹ انگلشیہ کو فائدے پہونچے ہیں ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ نکتہ چین انکو ملاحظہ فرماویں۔ اور اپنے قول کو جھوٹا سمجھیں +

اوّل لارڈ صاحب نے انکم ٹیکس جس سے ایک زمانہ نالاں تھا موقوف کیا اور تمام باشندگان ہند کو خواہ یورپین ہوں یا ہندوستانی اپنے دام محبت میں گرفتار کرکے اپنا ممنون اور اپنی سرکار کا خیر خواہ بنا لیا +

دوم ۱۸۷۴ء کے قحط کا انتظام تھا کہ کروڑوں روپیہ صرف کرکے لاکھوں مفلس رعایا کی جان بچائی اور جو ذمہ واری حفظ جان رعایا کی سرکار کے اوپر ہوتی ہے اُسکو صاحب ممدوح نے عمدگی کے ساتھ ادا کیا اور ایسا عمدہ انتظام کیا کہ باوجود ایسے کثیر مصارف کے رعایا پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا گیا +

سیوم سلطنت برودہ کی خرابی جس پر بہت سے اخباروں نے لایعنے بحث کی تھی۔ دانا آدمی ہرگز نہیں کہہ سکتا کہ ملہار راؤ سابق گیکوار برودہ اس قابل تھے کہ لاکھوں بنی انسان کی جان اُسکی سپردگی میں رکھی جاوے بلکہ اُنکا سلطنت سے جدا ہونا بہت مناسب تھا +

چہارم برہما کا تنازع تھا کہ جسکے باعث سے ہر شخص کو جدال و قتال کا احتمال تھا مگر حضور لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر نے ایسی خوبی سے اُسکا انجام کیا کہ جسکی تعریف حد سے زیادہ ہے +

پنجم سوگر چین در باب قتل مسٹر مارگری صاحب اُسکا بھی انجام بخیر ہوتا ہوا معلوم پڑتا ہے۔ علاوہ اسکے اور بہت سے کام ایسے ہی کئے جنکا لکھنا طوالت میں داخل ہے +

ہمنے ہر دو صاحبان کے حالات مختصر طور پر بیان کر دئے ہیں اب عیب گیروں کو سوچنا چاہئے کہ ان کارگذاریوں کے آگے ہماری بیہودہ رائے کچھ وقعت رکھتی یا نہیں +

رائے وہی عمدہ ہوتی ہے کہ جس سے رعایا و گورنمنٹ دونوں کو فائدہ پہنچے نہ وہ کہ جس سے ایک معزز اور خیر خواہ سرکار کو جھوٹا الزام لگایا جاوے +

اگر یہہ کہا جاوے کہ ہمکو انگریزی اخباروں سے ایسے ایسے حالات معلوم ہوتے ہیں تو انکے سمجھنے کو عقل چاہئے۔ سمائی گو ابھی انگریزی اخبار والونے جھوٹا انکو

[illegible] +



بقیہ اہل اسلام کے اعتراضوں کے جواب میں

پھر اعتراض کے کیا معنے۔ مگر شاید یہہ سمجھتے ہیں کہ اُن کی کتابیں بدل گئیں۔ پھر جس طرح کی تم مانتے ہو کہ سب کتابیں جو کہ قرآن سے پیشتر آئیں خراب ہو گئیں۔ اگر ہم بھی اقرار کریں کہ جو انجیل سے پیشتر آئیں سب خراب ہو گئیں۔ تو ہمارے اور تمہارے حال میں کیا فرق ہو گا۔ اگر تم اگلی کتابیں ناقص جانتے ہو اور قرآن کو مانتے ہو اگر ہم بھی اگلی کتابوں کو ناقص جانیں اور انجیل کو مانیں تو اگلی کتابوں کا ذکر کرنا فضول ہے۔ اس مباحثہ میں صرف انجیل اور قرآن کا ذکر کرنا مناسب ہے۔ اور اعتراضوں کا جواب دینا کچھ ضرورت نہیں اسلئے کہ میں خدا کی ساری کتابوں کو برحق جانتا ہوں۔ اس جھوٹی تہمت سے بچنا چاہتا ہوں +

پھر اہل اسلام سوال کرتے ہیں کہ داؤد نے بسیعا کے ساتھ کیسا بدسلوک کیا ہے باوجود اس کے اسکی تعریف انجیل میں کیوں لکھی ہے۔ اگر اکیاونوں زبور پڑھو گے تو تم کو معلوم ہو جاویگا کہ اس میں کیا لکھا ہے یعنے جب داؤد نے وہ بدکام کیا تھا۔ ناتن نبی نے اُسکے پاس جاکر اُسکو سمجھایا۔ تب داؤد نے توبہ کر کے اِس زبور کو لکھا جسمیں ایسی باتیں ہیں پہلی آیت سے لیکے گیارہ آیت تک دیکھو۔ بائبل کی یہہ تعلیم ہے کہ سب لوگ بابا آدم سے لیکر جو ماں باپ سے پیدا ہوتے ہیں سب کے سب گنہگار ہیں۔ لیکن خدا کا سچا بندہ وہ ہے جسکو خدا کے فضل سے نیا مزاج ملتا ہے اور توبہ کر کے سچا ایماندار ہو جاتا ہے۔ اور ضرور یہہ بات سب لوگوں کی نسبتی کے واسطے ہے اور اگر وہ توبہ کریں اور خدا کی راہ میں آویں تو اُن کے لئے نجات ہے۔ اور خدا اُنکی تعریف کرتا ہے +

یہہ اعتراض بھی اکثر کیا جاتا ہے کہ پولوس رسول فریب سے یا بدنیتی سے لوگوں کو اپنے دین میں لاتا تھا۔ اوّل قرنتیون کے ۹ باب کی ۱۹ سے ۲۲ آیت میں لکھا ہے کہ بیشک پولوس نے فرمایا کہ میں یہودیوں کے درمیان یہودی سا تھا تاکہ میں یہودیوں کو نفع میں پاؤں میں شریعت والوں میں شریعت والا تھا تاکہ شریعت والوں کو نفع میں پاؤں اور بے شریعت لوگوں میں بے شریعت سا۔ ہرچند خدا کے نزدیک میں بے شریعت نہیں ہوں بلکہ مسیح کی شریعت کا تابعدار تھا تاکہ میں بے شریعت لوگوں کو نفع میں پاؤں کمزوروں میں کمزوروں کے ساتھ تھا تاکہ کمزوروں کو نفع میں پاؤں میں سب آدمیوں کے واسطے سب کچھ بنا تاکہ ہر ایک طرح سے کتنوں کو بچاؤں۔ اور میں یہہ انجیل کے واسطے کرتا ہوں۔ اب اگر کوئی عقلمند آدمی بے تعصب ہو کے اُسکو پڑھیگا تو وہ ضرور کہیگا کہ یہہ کیا خیرخواہ اور رحم دل تھا اور جہاں تک ہو سکا اُس نے اپنی خواہش اور خوشی اور دوستوں کو چھوڑا اور غیر لوگوں کے دستوروں پر عمل کیا تاکہ اور لوگوں کو خدا اور مسیح کی طرف پھیرے۔ جیسا کہ کوئی انگریز عیسائی محمدیوں کے ملک میں جاکے اُن کی دعوتوں اور دستوروں پر جہاں تک وے خدا کے حکموں کے برخلاف نہیں ہیں عمل کرے اور بہت لوگ اُس کی تعریف کریں۔ ایسا ہی پولوس نے کہا تاکہ بت پرست اور یہودی عیسیٰ پر ایمان لاویں۔ کوئی آدمی گمان نہ کرے کہ اُسنے کوئی کام خدا کے حکم کے برخلاف کیا کیونکہ اُس نے کہا کہ میں خدا کے نزدیک بے شریعت نہ ٹھہرا بلکہ مسیح کی شریعت کا پورا تابعدار تھا۔ پولوس نے جسکا نام آگے سولوس تھا رومیوں کی طرف سے جو حاکم وقت تھے بڑا عہدہ پایا تھا اور وہ یہودیوں میں ایک بڑا معلم تھا۔ لیکن جس وقت سے اُس نے عیسیٰ کو دیکھا جب مرکے جی اُٹھا اُس نے دنیاوی دولت عزت اور حشمت کو ناچیز سمجھکے چھوڑ دیا۔ ہر ایک ملک میں جہاں پر ایک طرح کی بےعزتی اور تکلیف تھی گیا اور اپنے عیش و آرام اور خوشی کو چھوڑا تاکہ اور لوگوں کو بچاوے۔ میری سمجھ میں اس سے خوب ثابت ہوتا ہے کہ وہ سچا آدمی تھا نہیں تو کسواسطے اتنی تکلیف اُٹھاتا۔ جس دلیل سے مخالف چاہتے ہیں کہ انجیل کو جھٹلاویں۔ اُسی سے اُسکی سچائی ثابت ہوتی ہے +

پھر بہت لوگ اس بات پر اعتراض کرتے ہیں کہ متی کی انجیل میں لکھا ہے کہ فلانی بات یرمیاہ نے کہی۔ لیکن یہہ بات یرمیاہ کی کتاب میں نہیں مگر ذکریاہ کی کتاب میں پائی جاتی ہے۔ متی کی انجیل کے ۲۷ باب ۹ آیت کو دیکھو یعنے جب مسیح پکڑا گیا وہ یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا پورا ہوا کہ انہوں نے وہ تیس روپیہ لیا اُس کی ٹھہرائی ہوئی قیمت۔ اس اعتراض کے دو جواب ہیں پہلے کہ ابتدا میں اسجگہ ذکریاہ لکھا ہوا تھا اور نقل کرنے میں وہ یرمیاہ لکھا گیا ذکریاہ نے اپنی کتاب میں یہہ بات لکھی تھی۔ اگر یرمیاہ نے بھی جو اکثر تعلیم دیتا تھا یہہ بات کہی تو اس میں کیا عیب ہے کہ معترض اعتراض کرتا ہے یہہ بھی تو سوچنا چاہئے کہ وہ کیا بات تھی اور کس کے حق میں ذکریاہ نے کہا وہ یہہ تھی ذکریاہ کا ۱۱ باب ۱۲ اور ۱۳ آیت۔ اور میں نے انہیں کہا کہ اگر تم مناسب جانو تو میرا مول مجھے دو نہیں تو مت دو۔ انہوں نے میرے مول کی بابت تیس روپیہ تول کے دئے اور خداوند نے مجھے کہا کہ اُسے کمہار کے پاس پھینک دے اچھی قیمت ہے جو انہوں نے دی اور میں نے اُن تیس روپیہ کو لیا اور خداوند کے گھر میں اُس کمہار کے لئے پھینک دیا۔ باقی آئندہ

مراسلات

نجات کس طرح حاصل ہوتی ہے

عنوان مضمون ہذا اُس شخص کو جو اپنی روح کی بابت فکرمند ہو بہت ہی دلچسپ معلوم ہو گا۔ اور مجھے اُمید ہے کہ تمہیں بھی پیارے بھائی بہت اچھا لگے گا۔ کیونکہ اب خاص دلی خواہش اور آرزو تمہاری بھی ہے۔ کہ کس طرح میری روح کی نجات ہو گی یا میں کیا کروں۔ کہ بچ جاؤں۔ گو ایک وقت میں تمہارا ایسا حال

ہوا ہو۔ کہ ہم صرف کھانے پینے یا دنیا وی لذتوں کی حاصل کرنیکی فکر کرتے تھے +

درحقیقت ایسی حالت نہایت قابل رحم اور بہت دردانگیز ہے۔ کہ اگر جب انسان اپنی خطاکاریوں سے واقف ہو جاوے۔ کہ اُسنے ہمیشہ خدا قادر مطلق حی القیوم کے خلاف گناہ کئے ہیں۔ پر نجانتا ہو کہ کس طرح وہ ان گناہوں سے پاک ہو ویگا۔ یا کس جگہ پر سے فضل و رحم کی مہر کے عالیجناب سے اُسکی دُھندلی آنکھیں منور ہو نگیں۔ مجھے خیال ہے۔ کہ بہت آدمی ایسے ہونگے۔ جنہوں نے مدت سے اپنے گناہوں کے خطرے کو معلوم کیا۔ اور ایسے غمگسار دوست کی تلاش میں پھرتا رہے۔ جو اُنکو ایسی خطرناک حالت سے بچالیوے۔ اُنکی گویا اُس شخص کی سی حالت ہے۔ جو بیابان لق و دق میں تابش آفتاب سے پیاسا ہو کے اِدھر اُدھر دوڑتا پھرے۔ تاکہ کہیں سے اُسکو تھوڑا سا پانی لب تر کرنے کے لئے مل جاوے۔ پر نہیں جانتا۔ کہ چشمہ کہاں ہے۔ اور ممکن بھی ہے۔ کہ یہی چشمہ بہت نزدیک ہی ہو۔ پر چونکہ اُسکا کوئی راہبر نہیں۔ تو وہ ویسا ہی خشک لب اور پیاسا رہتا ہے۔ اور کیا عجب تو سو نہیں ایسے لوگ نہیں ہونگے جو اپنے گناہوں سے واقف ہو گئے ہیں اور جنکا کوئی راہبر نہیں۔ کہ اُنہیں اس دولت غمگسار کا پتا بتا دیوے۔ جسکا یہہ فرمان ہے کہ اے سب لوگو جو محنت کرتے اور سخت بوجھ کے نیچے دبے ہو میرے پاس آؤ۔ میں تمہیں آرام دونگا۔ پر خدا کا شکر ہو۔ کہ تمہاری ایسی حالت نہیں ہے۔ کیونکہ تمہارے پاس خدا کا پاک کلام موجود ہے۔ اور انجیل کی خوشخبری سنانے والے روز بروز تمہیں یہہ سناتے ہیں۔ کہ تم اپنی کوشش سے اپنے گناہوں کے بوجھ سے رہائی نہیں پا سکتے۔ ہاں بیشک۔ گنہگار انسانکا اپنی کوشش و ہمت سے نجات حاصل کر لینا ایک محال امر ہے۔ اس لئے کہ اُسنے۔ (یعنے انسان نے) گناہ کیا۔ بہشت کو کھو دیا۔ اور خدا کی نظر الطاف سے گر پڑا۔ اور تقاضائے عدل ابدی ہلاکت کا فتوی دے رہا ہے +

اور اس اصول پر تم بھی خود بخود بہشت و نجات نہیں حاصل کر سکتے۔ اور نہ اپنے گناہوں کا کفارہ بھی بھر سکتے ہو۔ بالفرض اگر اسی سمجھ سے لیکے تم اپنی باقی ساری عمر بالکل پاکیزگی میں بسر کرو۔ ایسا کہ چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی سرزد نہونے پاوے۔ پر تب بھی ایسا کرنے سے گذشتہ گناہوں سے ایک چھوٹا سا گناہ بھی معاف یا دور نہیں ہو سکتا۔ ایک چھوٹی سی اور عام مثال ہے۔ کہ ایک شخص جسنے بڑا بھاری قرض دینا ہے اپنے قرض خواہ کے پاس جا کر کہے۔ کہ مجھے بڑا افسوس ہے۔ کہ میں نے تمہارا بہت قرض دینا ہے۔ پر مہربانی کر کے مجھے اس کے لئے معاف رکھو۔ اور آئندہ میں پوری توبہ کرتا ہوں۔ کہ کبھی کسی سے قرض نہیں لونگا۔ اب کیا اس بات سے وہ قرض خواہ خوش ہو جاویگا۔ کہ اُسکا قرض ادا ہو گیا۔ کبھی نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اسلئے کہ اگر اُس شخص نے آئندہ قرض لینے سے توبہ کی۔ پر اس توبہ سے وہ پچھلا قرض تو ویسے کا ویسا ہی رہا۔ اسی طرح توبہ کرنے اور باقی عمر پاکیزگی میں گذارنے سے گذشتہ گناہوں کا کفارہ نہیں ہو سکتا +

اب تم پوچھ سکتے ہو۔ کہ پھر کس طرح روح کی نجات ہو سکتی ہے۔ یا کس طرح تم آتش دوزخ سے جسکے ہم بالکل سزاوار ہیں۔ رہا ہو کے خدا کے منظور نظر ٹھہریں۔ اسکا یہی جواب ہے۔ کہ نجات پانے کا صرف ایک ہی طریق ہے۔ گناہ کی بیماری کا صرف ایک ہی علاج ہے۔ اور صرف ایک ہی ہے جو آتش دوزخ سے بچا سکتا ہے۔ یعنے خداوند مسیح جسکی بابت کلام قدس میں لکھا ہے۔ کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا۔ کہ اُسنے اپنا اکلوتا بیٹا بھیجا۔ تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے۔ ہلاک نہووے۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے + باقی آئندہ

اخبارات مُلکی و ولایتی

کابل سناگیا ہے کہ سردار عبدالرحمن خان صاحبکے دو وزیر جو کابل میں قید تھے بھاگ گئے ایک تو قندھار کو گیا ہے اور ایک پشاور میں آیا ہے۔ امیر صاحب کو انکی گرفتاری کا بڑا خیال ہے +

سردار ابراہیم خان جو کہ امیر کابل کے فرزند ہیں اور فی الحال گورنر کابل کے تھے وہ قید کئے گئے اور جرم اُنپر یہہ قایم کیا گیا ہے کہ یہہ اُس گروہ کے شریک تھے جو چاہتا تھا کہ سرنگ کھود کر سردار یعقوبخان کو بھگا لیجاویں +

چین جو سفارت یونان کو گئی ہے وہ مقام جنگ لنگ میں پہونچ گئی ہے۔ انہیں از میل ٹی۔ سی۔ گروس برنر صاحب دوم سکرٹر اور مسٹر ڈیورٹ وانس کونسل سنگھائی اور مسٹر کوبرن مترجم سفیران میں۔ یہہ لوگ دو چھوٹے چھوٹے جہازوں میں ۵ نوامبر کو روانہ ہوئے تھے +

لنگ چینگ جو گورنمنٹ چین کی جانب سے کمشنر مقرر ہوا ہے وہ ان لوگوں سے کسی قدر پہلے روانہ ہوا تھا یہہ لوگ اُسی راستے سے گئے تھے جس راستے سے مسٹر مارگری صاحب گئے تھے +

دیکھا چاہئے کہ ہروقت تحقیقات کے کب ظاہر ہوتا ہے +

روم قسطنطنیہ دارالخلافہ ترکی روم سے خبر آئی کہ ۹ جنوری سنہ کو سلطان ٹرکی کی فوج نے وہاں کے باغیوں پر حملہ کیا قریب مقام ٹرانجی کے دیر تک لڑائی ہوتی رہی +

انجام کار باغیوں نے سلطان کے لشکر کو شکست دی۔ تین سو آدمی سلطان کے مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے +

شاہ روس نے اپنی اسپیچ میں تین سلطنتوں کے ساتھ تمام ملکی معاملات میں واسطے محبت اور دوستی کا قایم ہونا بیان فرمایا ہے اور گورنمنٹ روس نے اپنی کل حکومت میں اسبات کو



خوب مشتہر کیا ہی اور نہایت رضامندی کے ساتھ اخبارات جرمن اور اشٹریا میں بھی شایع کیا ہی +

دیکھیں اور بادشاہ اپنی اسپیچوں میں کون سی حکومتوں سے رابطہ اتحاد کا قایم رکھنا ظاہر کرتے ہیں غالبا ہماری جناب ملکہ معظمہ توکل سلطنتوں سے بموجب اپنی نیک نیتی کے حسب عادات سلوک رکھنا بیان فرمائیں گی۔ جو شہنشاہ حقیقی کو پسند ہی +

قلات کے بارے میں کچھ گڑبڑ ہو رہی ہی جسکے انتظام کے واسطے ڈیرہ جات ملک پنجاب کے لائق اور تجربہ کار کمشنر کرنل منرو صاحب بھیجے گئے ہیں۔ گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ سندہ کے درمیان سرحدی معاملہ کے بارے میں جو نا اتفاقی ہی اب اُسکے رفع ہونیکی اُمید ہی +

عدن کی تار برقی سے خبر پہونچی ہوا کہ مصر کی فوج زنجبار سے ہٹ گئی اور سلطان بدستور اُسپر قابض ہیں +

ایران میں جو کوٹھی لندن کے سوداگروں کی ہی اُسکے منتظموں نے فارن سکرٹری کی خدمت میں اس مضمون کی گذارش کی ہی کہ اہالیان روس سلطنت ایران میں سخت دست اندازی کر رہے ہیں۔ یہانتک کہ ایران کی تجارت رفتہ رفتہ انگریزی بازاروں سے موقوف ہو کر روس کے بازاروں میں قایم ہوتی جاتی ہی۔ دیکھا چاہئے اس پر کیا تجویز ہو۔

انگلنڈ سررشتہ تعلیم انگلنڈ میں یہہ نیا قانون جاری ہوا ہی کہ مفصلہ ذیل باتیں بھی علاوہ تعلیم علم کے طلبا کو سکھائی جایا کریں (۱) طیار کرنا خوراک اور آراستہ رکھنا پوشاک کا (۲) بود و باش اور صفائی مکان کی معہ دریافت حال موسم گرم و سرد کے (۳) حفظان تندرستی اور صحت بدن انسان میں (۴) انتظام رہنے بیمار آدمیونکا مکان میں (۵) بندوبست آمد و خرچ اور بجٹ کا متعلق تعلیم کے +

لندن سے خبر آئی کہ ۱۰ جنوری کو کونسل ہوئی جسمیں کونٹ اندریسی کی تجویز پر واسطے ترمیم ملکی انتظام روم کے غور و پرداخت کی گئی۔ اخبار ٹایمز لنڈن بابت تجویز کونٹ اندریسی کے لکھتا ہی کہ فرانس اور اٹلی کا انصاف واسطے منظوری ترمیم انتظام کونٹ اندریسی کے ہو گیا +

محمد شریف خان برادر امیر کابل جو بوجہہ شبہہ بغاوت افغانستان کے نظربندوں کے طور پر دہرہ دون میں رہتے ہیں وہ اپنے صاحبزادوں سے سخت محنت لیتے تھے اسلئے اُنکے دونوں لڑکوں نے باپ سے علیحدہ رہنے کی درخواست گورنمنٹ کی خدمت میں بھیجی اور وہاں سے منظوری آگئی کہ تم دونوں بریلی میں رہا کرو۔ ہمارے نزدیک اگر یہہ دونوں برخوردار بریلی کالج میں تعلیم کے لئے سپرد کر دئے جائیں تو اندیشہ آوارگی سے بھی بچیں اور حق والدین یکقلم نہ بھولیں +

جعل اخبار انگلش مین خبر دیتا ہی کہ اندنوں قسمت اول کلکتہ میں ایک جعل کیا کمال کا ہوا کہ کسی آدمی نے ۱۰ ہزار روپیہ جو بابت مصالح وغیرہ پٹنہ قسمت بھاگلپور کے جمع تھا تاک کر سپرنٹنڈنگ اور اکزگٹیو انجنیر کے نام سے بل بنایا اور قبل تعطیل بموجب ہدایت دناپور کے قسمت اول کلکتہ سے ۱۰ ہزار نقد روپیہ کی رقم وصول کر لی اور جعلساز کا پتہ نہیں تعجب کہ اتنی بڑی رقموں پر بھی وصول کنندہ کی شناخت نہیں ہوتی +

بڑودہ مہارانی جمنابائی نے بڑودہ کے کمپ میں ۳۰۰۰ روپیہ گورے و ہندوستانی سپاہیوں کے کھیل کے لئے اور ایک ہزار روپیہ ریکٹ کورٹ کے لئے اور ہزار روپیہ پیراکی کے حوضوں کے لئے عطا فرمائے +

شاہزادہ پرنس آف ویلس ۲۵ جنوری کی شام کو حضور موصوف آگرہ میں نہایت تزک و احتشام سے داخل ہوئے +

سواری میں بہت سے ہاتھیونکا جلوس تھا سترہ راجہ و نواب حضور شاہزادہ کے استقبال کے واسطے اسٹیشن ریلوی پر موجود تھے شاہزادہ بہادر خیمہ گاہ کو تشریف لے گئے راہ میں ہزارہا آدمیونکا ہجوم تھا جو حضور موصوف کے خیر مقدم کی نہایت خوشی مناتے تھے۔ ۲۶۔ کو حضور موصوف نے مینوسپلٹی کا ایڈریس لینا منظور کیا اور اُسپر وزنا یک لیوی دربار منعقد فرمایا بعدہ ہندوستانی سرداروں سے ملاقات کی سہ پہر کو تاج گنج کی سیر فرمانے تشریف لے گئے اور راجگان و مہاراجگان جو یہاں موجود ہیں اُنکی تمام فوجوں کو ملاحظہ کیا اور رئیسوں کے ہاتھیوں اور اُنٹوں اور دیگر ہمراہیوں کو دیکھکر محظوظ ہوئے یہہ تماشا دلچسپ تھا اور بعض بعض سوار دونکی وضع خوب معلوم ہوتی تھی شب کو ایوان شاہی میں نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے جلسہ میں شریک ہونے کو تشریف لے گئے ۹ بجے رات کے جلسہ شروع ہوا ۹۱۔ پلٹن اور ریفل کا باجا بجتا رہا یہاں کی آراستگی قابل دید تھی۔ ایرانی قالینوں کا فرش تھا قریب ۱۰ بجے کے حضور شاہزادہ بہادر یہاں تشریف لائے اور ۱ بجے تک رونق افروز جلسہ رہے روشنی کا اہتمام ایسا عمدہ تھا کہ بنارس کی روشنی کو بھی اُسنے مات کر دیا تھا ہر جگہہ کھانا چنا ہوا تھا اور تمام گرد نیں آدمیونکا ہجوم جسمیں ہندوستانی زیادہ تھے +

یکم فروری کو مراسلہ بذریعہ تار برقی خبر آئی کہ شاہزادہ ویلز گوالیار میں کل سہ پہر کو داخل ہوئے۔ اُنکے ہمراہ ایک بہت بڑا گارد دو ہزار سوار کے رسالہ کا تھا۔ اثنائے راہ میں حضور شاہزادہ ویلز نے مہاراجہ دھولپور سے ملاقات فرمائی اور ٹفن کھائی۔ حضور مہاراجہ صاحب سیندھیہ نے کئی میل کے فاصلہ سے حضور شاہزادہ ویلز کا استقبال کیا۔ اور اُسی گاڑی میں مہاراجہ صاحب بھی سوار ہوئے جسمیں حضور شاہزادہ ویلز تھے اور قدیم ایوان شاہی کو گئے۔ یہاں سے ہاتھیوں پر سوار ہوئے۔ اور بہمراہی مہاراجہ صاحب سیندھیہ اور جنرل ڈیلی صاحب اور رئیس ہاتھیوں اور فوج مہاراجہ صاحب کے پھول باغ کو تشریف لے گئے۔ یہاں ایک نہایت عمدہ جدید ایوان شاہی بنا ہی۔ اسکی تیاری میں سولہ لاکھ روپیہ صرف ہوئے ہیں۔ ہزارہا آدمیوں کا دورویہ

سڑک کے ہجوم تھا اور بازار اور دکانیں اور چودہ ہزار سپاہی مہاراجہ صاحب کے دو رویہ سڑک کے تھی اور انتظام کر رہے تھے انتظام فوج نے نہایت عمدہ طور سے کیا تھا۔ بازار صاف اور قابل تصویر کھینچنے کے تھا۔ وہ کانات ایک ہی طرح کی ہیں جو نہایت ہی خوشنما معلوم ہوتی تھیں۔ اور جو لوگ مہمان ہیں انکی خاطر و تواضع مہاراجہ صاحب بے انتہا کرتے ہیں۔ ایوان شاہی اور تمام شہر میں بڑی روشنی ہوئی +

قصبہ اینٹہ ضلع بہار نور سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں کے ڈاک خانے میں ٹکٹ بعض وقت نہیں ملتے لوگوں کو تکلیف ہی چونکہ اسمیں سرکار کا نقصان اور رعایا کو دقت ہوتی ہی اگر کوئی بندوبست اسکا ہو جاوے تو بہتر ہی +

سداشیو راؤ ۲۹ جنوری ۱۸۷۶ء کو بمبئی سے تار پر خبر آئی کہ سداشیو راؤ جو بھائی ملہر راؤ معزول رئیس بڑودہ کے ہیں وہ بڑودہ سے زیر حراست کپتان جیکسن صاحب کے بنارس کو بھیجے گئے ہیں اور یہاں بطور شاہی قیدی کے رہیں گے۔ وجہ اسکی یہہ بھی کہ انہوں نے گدی کا دعوی کیا تھا اور یہہ بھی رپورٹ ہوئی کہ حال کے انتظام میں خرابی ڈالنے کے واسطے یہہ شخص خفیہ کارروائی کرتا تھا +

ویسرائے جدید سنے سنا ہی کہ ۲۵ تاریخ کو مارکوئیس آف سلیبری وزیر سلطنت ہند کے پاس سے اس مضمون کی خبر تار برقی آئی تھی کہ لارڈ لٹن صاحب بمبئی کے راستے سے ۲ ۔ اپریل کو کلکتہ میں پہونچا چاہتے ہیں لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر بھی اسی رستے سے ولایت کو واپس تشریف لیجاوینگے +

رنگون اب یہہ بات فیصل ہوئی کہ یہاں سے فوج بھیجی جاوے تاکہ وہ مقام بھامون میں سر طامس وڈ صاحب کے شریک ہو اور تحقیق طور سے اب معلوم ہوا ہی کہ کرنیل ڈکمن صاحب کو حکم ہوا ہی کہ [illegible] کے بوٹ اُتار دیں +

قسطنطنیہ ۱۹ جنوری کو ترکوں نے ایک بہت بڑی زک مقام ٹرکی بیچ کے قریب پائی تین سو ترک مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے یہہ زک باغیوں نے دی +

پنانگ ۱۱ جنوری کو بان کنارہ موضع کو تھالہ ما بر سرکاری فوج نے چڑھائی کی کئی گولے اور نالڈیان ماریں ملیہ والے گاؤں کو چھوڑ کر بھاگ گئے سرکاری فوج نے گاؤں کو جلا دیا اور سرکار کی طرف سے کوئی آدمی مارا نہیں گیا +

کوپن ہیگن بذریعہ تار برقی کے معلوم ہوا کہ شاہزادی الگزینڈرا انگلستان کو ۳ فروری کو روانہ ہوں گی +

لودیانہ

اس ہفتہ میں سردی نے بڑا زور دکھایا۔ دو ایک دفعہ بادل آیا بونوں ہی بوندیں پڑکر مطلع صاف ہو گیا سنا ہی کہ ہوشیارپور کے ضلع میں بارش خوب ہوئی اور اولے بھی پڑے +

۴ فروری کو تعزیے نکلے تمام رات لوگ ادھر اُدھر تماشہ دیکھتے پھرتے رہے اور انتظام پولیس کا اچھا رہا +

۷ فروری کو شہر میں تعزیوں کو گشت کرایا گیا۔ خلقت کا بڑا ہجوم تھا خصوصاً سیدوں کے تعزیئے پر عورتوں اور مردوں کی بہت کثرت تھی۔ جسوقت چار جوں کے محلہ میں سیدوں کا تعزیہ آیا عورتیں کوٹھوں پر چاروں طرف بیٹھی تھیں۔ ایک حویلی کی منڈیر پر سے چونا اور اینٹیں گریں تین عورتیں جو حویلی کی دیوار کے نیچے کھڑی تھیں چوٹ لگی مگر خیر گذری +

۱ بجے کے بعد کربلا میں بڑا میلا بھرا اور تعزیئے دفن کئے گئے تمام عشرہ پولیس نے اپنا عمدہ انتظام رکھا کوئی شکایت چوری چکاری چھینا جھپٹی کی نہیں ہوئی +

جو فوجیں پنجاب کی واسطے قواعد بتقریب آمد حضور شاہزادہ صاحب بہادر دہلی گئی تھیں اب واپس آتی ہیں اس ہفتہ میں چار پلٹنیں یہاں سے گذری ہیں +

نرخ غلہ بہ نسبت ہفتہ گذشتہ ہفتہ حال میں دو دمڑی گراں ہو گیا ہی اور بہت غلہ باہر کو جانے لگا ہی +

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

چونکہ قصبہ ستراںوالہ ضلع سیالکوٹ کی منوسپل کمیٹی نے امرتسر منوسپل کمیٹی کے ضوابط درباب رجسٹری پیدائش و اموات جو پنجاب گورنمنٹ گزٹ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۷۵ء میں مشتہر ہوئے تھے اپنے ہاں جاری کرنے منظور کر لیے ہیں لہذا اشتہار دیا جاتا ہی کہ ضوابط مذکور اس منوسپل کمیٹی میں نافذ کئے گئے +

چونکہ قصبات کھرڑ۔ پہوا۔ روپڑ۔ اور لاڈوا ضلع انبالہ کی منوسپل کمیٹیوں نے امرتسر منوسپل کمیٹی کے ضوابط متعلقہ رجسٹری پیدائش و اموات جو پنجاب گورنمنٹ گزٹ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۷۵ء میں مشتہر ہوئے تھے اپنے ہاں جاری کرنے منظور کر لئے ہیں لہذا اشتہار دیا جاتا ہی کہ ضوابط مذکور ان منوسپل کمیٹیوں میں نافذ کئے گئے +

چونکہ قصبات جھنگ مگھیانہ۔ چنیوٹ۔ شورکوٹ اور احمدپور ضلع جھنگ کی منوسپل کمیٹیوں نے امرتسر منوسپل کمیٹی کے ضوابط متعلقہ رجسٹری پیدائش و اموات جو پنجاب گورنمنٹ گزٹ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۷۵ء میں مشتہر ہوئے تھے اپنے ہاں جاری کرنے منظور کر لئے ہیں لہذا اشتہار دیا جاتا ہی کہ ضوابط مذکور ان منوسپل کمیٹیوں میں نافذ کئے گئے +

چونکہ قصبات شہر سلطان۔ جتوئی اور سیت پور ضلع مظفرگڈھ کی منوسپل کمیٹیوں نے امرتسر منوسپل کمیٹی کے ضوابط متعلقہ رجسٹری پیدائش و اموات جو پنجاب گورنمنٹ گزٹ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۷۵ء میں مشتہر ہوئے تھے مع ان تبدیلیوں کے جو ذیل میں درج کیجاتی ہیں اپنے ہاں جاری کرنے منظور کر لئے ہیں لہذا اشتہار دیا جاتا ہی کہ ضوابط مذکور جسطرح کہ ترمیم ہوئے ان منوسپل کمیٹیوں میں نافذ کئے گئے

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا